مولانا شيخ محمد عادل رباني

اپنے بچوں کو علم کے بارے میں خبردار کریں

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسم الله الرحمن الرحيم

وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا

(قرآن ۲۰:۱۱۴) "وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا"، "اور کہو، اے میرے رب، میرے علم میں اضافہ فرما۔" پڑھنا ایک چیز ہے، اور علم دوسری چیز ہے۔ آجکل بچے سکول مکمَل کر رہے ہیں۔ یہ ختم ہوتا ہے تاکہ وہ اگلی کلاس (جماعت) میں چلے جائیں۔ وہ بچوں کو [سکولوں میں] لاتے رہتے ہیں تاکہ وہ یہ امتحان میں کامیاب ہونے کے لیے پڑھ سکیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ بچے تعلیم یافتہ ہوں۔

علم کا کوئی اختتام نہیں۔ بچوں اور تمام لوگوں کے لیے حقیقی علم درکار ہے۔ بغیر اس حقیقی علم کے، کوئی فائدہ نہیں۔ جب حقیقی علم ہو تو ہر چیز مفید ہوتی ہے۔ اگر اس کے برعکس پڑھا جائے، بہت سے لوگ بھلائی کے بجائے برائی میں اضافہ کرتے ہیں۔ "میں نے یہ پڑھا ہے، میں نے یہ اور وہ حاصل کیا"، وہ دونوں ہیں مغرور بھی ہیں اور انہیں کچھ پسند نہیں ہوتا۔ اور وہ تمام چیزیں جو وہ برسوں سے پڑھ رہے ہیں بیکار ہیں۔

جب وہ گریجویٹ (تعلیم یافتہ) ہو کر فارغ ہوتا ہے تو ہزاروں، لاکھوں لوگ اس جیسے ہوتے ہیں۔ جب ان لاکھوں میں وہ لوگ ہوتے ہیں جو الله ﷻ کی رضا کے لیے پڑھتے ہیں، تو وہی مفید بنتے ہیں۔ "کیا ہم نے پڑھا ہے؟ ہاں ہم نے پڑھا ہے۔"آپ نے جو پڑھا ہے اس سے کیا کیا؟ کیا آپ اس سے کچھ کر سکتے ہو؟ "نہیں۔" کیا باقی رہا؟ ایک کاغذ کا ٹکڑا۔ اسے اس کی ضرورت ہے تاکہ اسے نوکری مل سکے— اگر نوکری مل جائے۔ اگر اسے نوکری نہ ملی تو اس نے بیکار میں پڑھائی کی۔ لیکن اگر کم از کم اس کا مقصد اور نیت الله ﷻ کی رضا کے لیے پڑھنا ہو، الله ﷻ کے دیے ہوئے علم سے سیکھنا ہو، تو کم از کم یہ ضائع نہیں جائے گی۔ الله ﷻ اس کے لیے کوئی دروازہ (راستہ) کھول دیں گا۔ وہ ﷻ اس کے خیر کا دروازہ کھولیں گا۔ بس یہی۔

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

آج کل سب سے اہم بات یہ ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو خبردار کریں۔ "تم نے پڑھائی کرنی ہے۔ میرے بیٹے، میری بیٹی، تم اللہ ﷻ کی رضا کے لیے نیت کرو: میں یہ علم فضول میں حاصل نہیں کر رہا۔ یہ صرف دنیا کے لیے نہیں بلکہ آخرت کے لیے بھی ہے۔ جو علم اور چیزیں میں سیکھوں گا وہ دنیا اور آخرت دونوں کے لیے ہیں، تاکہ ہمیں دنیا اور آخرت دونوں میں نجات ہو۔آخرت ہی اہم ہے۔ ہمیں اپنی آخرت کمانی ہے۔" انہیں ایسی خبردار کرنا چاہیے۔ "وہ بچہ ہے، نہیں سمجھے گا۔" اگر وہ نہیں سمجھتا تو پھر آپ اسے پڑھا کیوں رہے ہیں؟ آپ اسے پڑھاتے ہیں، لیکن وہ نہیں سمجھتا۔ وہ سمجھتا ہے۔ اگر وہ واقعی نہیں سمجھتا تواسے بالکل بھی پڑھانا نہیں چاہیے۔ پھر یہ سب تعلیم بالکل غیر ضروری ہے۔ آپ اتنا خرچ کرتے ہیں اور محنت کرتے ہیں. لیکن اگر وہ نہیں سمجھتا تو یہ اذیت ہے ماں باپ کے لیے بھی اور بچے کے لیے بھی۔ غیر ضروری اخراجات ریاست اور قوم کے لیے بھی اذیت کا باعث ہیں۔ اللہ ﷻ ہماری حفاظت فرمائے۔

اچھی نسل اچھی تعلیم کے ذریعے پروان چڑھتی ہے۔ ہر کام میں سب سے پہلے نیت کی اہمیت ہوتی ہے۔ اس لیے آج کل، والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں سے کہیں، "تمھیں اللہ ﷻ کی رضا کے لیے پڑھائی کرنی ہے۔ اگر اللہ ﷻ تم سے راضی ہوا، تو تمہارے تمام معاملات ٹھیک ہو جائیں گے۔" اگر اللہ ﷻ راضی نہ ہوا، تو چاہے وہ دنیا کی تمام یونیورسٹیوں (جامعہ) میں داخلہ لے لیں، اس کی کوئی قیمت نہیں۔

اللہ ﷻ بچوں کو اور ہمیں بھی اچھا علم عطا فرمائے، اِن شاء اللہ۔ کیونکہ علم کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ بچے آج کل صرف اس لیے محنت کر رہے ہیں کہ سکول میں کامیاب ہوں، کچھ کما سکیں۔ لیکن یہی اہم نہیں ہے۔ "العلم من المهد إلى اللحد" — علم پیدائش سے لے کر قبر تک ہے۔ لہٰذا، ہمارا سارا علم اللہ ﷻ کے لیے ہو، اِن شاء اللہ۔

ومن الله التوفيق. الفاتحة.

مولانا شیخ محمد عادل ربانی
19 جون 2025/ 23 ذی الحجة 1446
نماز فجر – زاوية أكبابا، اسطنبول